وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا

اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔[۱۱۹] اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسُولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اُسے اُٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اُٹھا لیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور

۱۱۹ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ "اے مسلمانو! تم یہودیوں کی سی حرکتیں نہ کرو۔ تمہاری روش اپنے نبیؐ کے ساتھ وہ نہ ہونی چاہیے جو بنی اسرائیل کی روش موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی"۔ بنی اسرائیل خود مانتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ ان کے سب سے بڑے محسن تھے۔ جو کچھ بھی یہ قوم بنی، انہی کی بدولت بنی۔ ورنہ مصر میں اس کا انجام ہندوستان کے شودروں سے بھی بدتر ہوتا۔ لیکن اپنے اس محسنِ اعظم کے ساتھ اس قوم کا جو سلوک تھا اس کا اندازہ کرنے کے لیے بائیبل کے حسبِ ذیل مقامات پر صرف ایک نظر ڈال لینا ہی کافی ہے:

کتاب خروج۔ ۵: ۲۰-۲۱ - ۱۴: ۱۱-۱۲ - ۱۶: ۲-۳ - ۱۷: ۳-۴

کتاب گنتی۔ ۱۱: ۱-۱۵ - ۱۴: ۱-۱۰ - ۱۶ مکمل - ۲۰: ۱-۵

قرآن مجید بنی اسرائیل کی اسی محسن کُشی کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو متنبہ کر رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ طرزِ عمل اختیار کرنے سے بچو، ورنہ پھر اُسی انجام کے لیے تیار ہو جاؤ جو یہودی دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔

یہی بات متعدد مواقع پر خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمائی ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں کچھ مال تقسیم کر رہے تھے۔ اس مجلس سے جب لوگ باہر نکلے تو ایک شخص نے کہا "محمدؐ نے اس تقسیم میں خدا اور آخرت کا کچھ بھی لحاظ نہ رکھا"۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سن لی اور جا کر حضورؐ سے عرض کیا کہ آج آپ پر یہ باتیں بنائی گئی ہیں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا رحمۃ اللّٰہ علی موسیٰ فانہ اُوذی باکثر من ھٰذا فصبر۔ "اللہ کی رحمت ہو موسیٰؑ پر۔ انہیں اس سے زیادہ اذیتیں دی گئیں اور